Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

JOURNAL PROFILE

Noor-e-Tahqeeq is a quarterly, HEC "Y" Category research journal of Lahore Garrison University, publishing peer-reviewed studies in Urdu language and literature since 2017. It provides a credible platform for original research and contemporary criticism.

CONTACT

Dr Muhammad Haroon Qadir
Editor, Noor e Tahqeeq
Department of Urdu
Lahore Garrison University, Lahore 0303-3330345

Email

lgunt@lgu.edu.pk

Website

https://ojs.lgu.edu.pk/nooretahqeeq

ISSUE DETAILS

Volume 10, No 01
Jan to March 2026
Page No: - 01-20

DOI

https://doi.org/10.54692/nooretahqeeq.2026.100137

HISTORY OF THE PAPER

Received on: Jan 10, 2026
Accepted on: Feb 15, 2026
Published on: Mar 30, 2026

PUBLISHED BY

Department of Urdu,
Lahore Garrison University
DHA Phase 6, Sector C,
Avenue 4, Lahore

TITLE OF THE PAPER

"The Metaphor of the 'Heart' in the Poetry of Khwaja Noor-ul-Hassan Ovaisi Taarik"

کلام خواجہ نور الحسن اویسی تارک میں "دل" کا استعارہ

AUTHOR

Prof Dr Muhammad Arshad Ovaisi
Ex Head of Department Urdu
Lahore Garrison University, Lahore
Hafiza Ayesha Saddiqa
PhD Scholar Urdu
Lahore College for Women University, Lahore

ABSTRACT

Khwaja Noor-ul-Hassan Ovaisi Taarik was a distinguished Sufi poet of the twentieth century whose writings and spiritual discourses illuminated the path for his followers. He belonged to the revered Silsila-e-Owaisiya, a spiritual lineage whose beneficence continues to guide seekers on the path of inner enlightenment. His poetry is marked by profound intellectual and spiritual depth, with a particular emphasis on عشق رسول ﷺ (love for the Holy Prophet ﷺ) and adherence to the Prophetic teachings. A central motif in his poetic expression is the symbolism of the "heart," which he employs in diverse and nuanced ways to portray its spiritual, emotional, and metaphysical states. Through rich imagery and layered meanings, he explores various conditions of the heart—its purity, restlessness, awakening, and its journey toward divine realization. This article seeks to critically examine and analyze these multifaceted representations of the heart in his poetry, highlighting their spiritual and literary significance.

KEY WORDS

Khwaja Noor-ul-Hassan Ovaisi, Sufu Poetry, Metaphor of the Heart, Symbolism, Spiritual

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

کلام خواجہ نور الحسن اویسی تارک میں "دل" کا استعارہ

"بزرگانِ دین نے ہر دور اور ہر زمانے میں اپنے علوم و فیوض سے عوام کے قلوب و اذہان کی تطہیر و تنویر کا فریضہ انجام دیا اور اپنے ملفوظات اور تحاریر کے ذریعے آنے والے زمانوں کے لیے چراغِ راہ روشن کیے جس کی فیض یابی سے کئی چراغ منور ہوئے جنھوں نے دین کی ترویج و تبلیغ میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا۔ ایسی ہی ایک برگزیدہ ہستی سلسلہ اویسیہ کے جلیل القدر بزرگ حضرت خواجہ نور الحسن اویسی تارک ہیں جن کا فیض آج بھی سلسلہ اویسیہ کے پیروکاروں کے لیے عام ہے۔

حضرت خواجہ نور الحسن اویسی تارک (1849ء-1929ء) کا اسم گرامی برصغیر پاک و ہند کی روحانی تہذیبی اور ادبی روایت میں نہایت درخشاں ہے۔ آپ چینڈ پور شریف ضلع ننکانہ صاحب کے روحانی مرکز کے وہ مینارہ نور ہیں جن سے عقیدت مند اور اہلِ محبت ایک صدی سے زائد عرصے سے سوز و محبت کا فیضان پا رہے ہیں۔ آپ روحانی پیشوا کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پائے کے صوفی شاعر بھی تھے۔ آپ نے اپنی شاعری کو محبت، امن، مساوات کا پرچار کرنے کا ذریعہ بنانے کے ساتھ عشقِ حقیقی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی جوت لوگوں کے دلوں میں جگائی۔ آپ نے اپنی شاعری کو محض اظہارِ فن نہیں بلکہ تبلیغ اور اصلاح کا موثر ترین ذریعہ بھی بنایا۔ آپ کے اشعار صرف لفظوں کی ترتیب نہیں بلکہ قلبی واردات، عرفانی مشاہدے اور روحانی تجربے کا وہ آئینہ ہیں جس میں باطن کی سچائی قوت سے جلوہ گر ہوتی ہے۔ ان کا تخلص "تارک" ان کی باطنی حالت کا آئینہ دار ہے کیوں کہ انھوں نے حقیقی ترک دنیا اختیار کر کے خود کو محبت الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ کے کل جہاں میں فنا کر دیا تھا۔ ان کا کلام اپنے اندر ایسی حرارت، سوز، سادگی اور صداقت رکھتا ہے جو براہِ راست دل پر اثر کرتی ہے۔ آپ کی زندگی تصوف کی اس روایت کا تسلسل ہے جس کی بنیاد محبتِ الٰہی، اتباعِ مصطفیٰ ﷺ، خدمتِ خلق اور اخلاقِ حسنہ پر قائم ہے۔ آپ کی ذات میں صوفیانہ سادگی، درویشانہ استغنا اور عاشقانہ اخلاص کی وہ یکجائی ہے جو کم ہی شخصیات کو نصیب ہوتی ہے۔ آپ رات کو زیادہ وقت عبادات میں گزارا کرتے تھے۔ آپ کی عادات و اخلاق اور معمولاتِ زندگی سب سنت نبوی ﷺ کے تابع تھے۔ آپ اخلاق کی درستگی پر سب سے زیادہ زور دیتے تھے اور دوسروں کو بھی یہی تلقین کرتے تھے۔(۱)

آپ کی شاعری جہاں کئی روحانی و انسانی پہلوؤں پر مزین ہے وہیں آپ نے احساسات اور حقیقت کی ترجمانی کرتے ہوئے کئی استعارات کو بھرپور طریقے سے برتا ہے۔ جیسا کہ آپ کی شاعری میں 'دل' کا استعارہ بخوبی موجود ہے کیوں کہ صوفیا کرام کے نزدیک 'دل' ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ ان کے نزدیک اس کے تزکیہ و آرائش کر کے اسے منبع نورِ خدا بنایا جاسکتا

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

ہے۔ دل کو انسانی زندگی میں اہم مقام حاصل ہے کیوں کہ انسان کے تمام جذبات و احساسات دل میں ہی جنم لیتے ہیں۔ شاعری احساسات وجذبات کا اظہار ہے اس لیے اس میں دل کی بہت سی معنویت بڑے پہلو دار انداز میں برتی گئی ہیں۔ عربی، فارسی کے ساتھ ساتھ پاکستان کے طول وعرض میں بولی جانے والی تمام زبانوں کی شاعری میں 'دل' بطور استعارہ اپنی بھرپور معنویت کے ساتھ جاگزیں نظر آتا ہے۔ انسانی زندگی کی متنوع کیفیات میں 'دل' کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ خوشی، غم، مایوسی، اداسی، ناکامی کا احساس اور کامیابی کے جذبات ان کا براہِ راست تعلق دل سے ہی ہے۔ ہجر ووصال کی کیفیات اور شادمانی ومسرت کی مختلف صورتیں، شاعری کی تمام اصناف میں یکساں نظر آتی ہیں۔ زیرِ نظر موضوع 'دل' بطور استعارہ کے تناظر میں حضرت خواجہ نورالحسن اویسی تارک کی شاعری کے مختلف ادوار اور بغور جائزہ لیا جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ دل ہمارے شعرا کا محبوب استعارہ ہے کیوں کہ جس طرح کائنات کی ہر چیز کا ایک محور ومرکز ہے اسی طرح انسانی جسم، جذبات وکیفیات کا محور ومرکز دل ہے۔ اسی میں ایقان و بطلان کے جذبات واحساسات نموپاتے ہیں۔ قرآن مجید میں اسے 'قلب' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ لفظ قلب کا عدد 132 ہے اور قدرت خداوندی ہے کہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں کم وبیش اتنی مرتبہ ہی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق قرآن مجید میں 137 مرتبہ لفظ قلب استعمال ہوا ہے۔ عارفین کے نزدیک قلب کی تین اقسام بیان کی گئی ہیں۔ قلب معلق بالدنیا (دنیا کی لذتوں میں گھرا ہوا)، قلب معلق بالآخرۃ (آخرت کو پیشِ نظر رکھنے والا)، قلب معلق بالمولیٰ (اللہ رب العزت کی یاد سے معمور دل)۔ اللہ رب العزت نے جب اعضائے جسمانی میں اسے اتنی اہمیت دی ہے تو اس کی تربیت، پاکیزگی اور راحت کا ذریعہ بھی مقرر فرمادیا ہے کہ بے شک دلوں کو چین اور اطمینان اللہ کی یاد سے ہی نصیب ہو سکتا ہے۔ (۲) لفظ 'دل' فارسی زبان سے لیا گیا ہے جو مذکر برتا جاتا ہے اس کے کئی معانی ہیں جو اس کی وسعت کو بیان کرتے ہیں مثلاً من، ضمیر، ہمت، رغبت، باطن، خواہش، توجہ، اندرونہ، رخ وغیرہ (۳)۔ دل صرف ایک لوتھڑا یا جزوِ بدن ہی نہیں بلکہ ہمارے تمام افعال، اقوال، اعمال سب رویے اور کام اسی کے تابع نظر آتے ہیں۔ اس درِ مکنون میں راز ونیاز کی وہ گہری پرتیں موجود ہیں جن کو کھولنا بے حد دشوار گزار ہے لیکن اس عضو کا صحیح رہنا یادِ الٰہی پر منحصر ہے۔ مقامِ دل ہی ایسا بے بہا خزینہ ہے جہاں انوارِ الٰہی سما سکتا ہے۔ اللہ کا نور اسی دل کو منور کرتا ہے جو اس کے بتائے ہوئے رستے کی پیروی کرتا ہے، جو دنیاوی خواہشوں سے مغلوب ہونے کی بجائے ذکرِ الٰہی کو ہر وقت پیش نظر رکھتا ہے۔ ایسا ہی دل مرکزِ انوار وتجلیات بنتا ہے جس کے بارے میں خواجہ میر درد یوں بیان کرتے ہیں:

ارض وسما کہاں تری وسعت کو پا سکے

میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے (۴)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

اس مٹھی بھر دل کی صفائی و پاکیزگی پر بہت زور دیا گیا ہے کیوں کہ اخلاص کا سرچشمہ یہی ہے۔ تمام انبیا کرام نے دلوں کو پاک صاف کر کے اسے توحید کی روشنی سے منور کیا۔ حضور ﷺ نے جسم کے اس حصے کو باقی سارے بدن کے ٹھیک رہنے کا ذریعہ بتایا کیونکہ اگر دل میں اخلاص، محبت و مودت کے جذبات نمو پائیں اور وہ توحید کا قائل ہوتے ہوئے راہِ سلوک کی منازل طے کرتا چلا جائے تو نیابت الہٰی کا حقدار ٹھہرتا ہے لیکن اگر اس دل میں نفرت، حسد، کینہ اور بغض جیسے احساسات جنم لینے لگیں تو اس کی تمام سوچ بھی پراگندہ ہو جاتی ہے۔ اسی لیے دل کو بطور خاص پاکیزہ و صاف رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ حدیث پاک میں دل کی حیثیت کو واضح فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1. ”تمھارے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ تندرست ہو تو سارا جسم تندرست رہتا ہے اور جب وہ بیمار ہو جاتا ہے تو سارا جسم بیمار ہوتا ہے اور یہ لوتھڑا دل ہے۔“(۵)

اولیا اور صوفیا کرام نے بھی انبیا کرام کے طریق کے مطابق صفائے دل پر بہت زور دیا۔ اپنی درس و تدریس میں اس کو خصوصی موضوع بنایا۔ اس کے متنوع پہلوؤں کو بیان کر کے اس کی اہمیت کو مسلّم کیا۔ ان کے نزدیک دل 'خانہ خدا' بھی ہے اور دل آئینے کے طور پر بھی مستعمل ہے۔ جو صاف اور عکس دیکھنے کا کام کرتا ہے۔ دل ایک بستی بھی ہے جہاں لامتناہی آرزوؤں، خواہشوں، پیار و محبت کے جذبات کے ساتھ ساتھ یادوں سے مزین ہے۔ یاس و آس کے چشمے یہی سے پھوٹتے ہیں جو دل کو 'لہو رلاتے ہیں' یا خون دل' کے شدید جذبات نمو پذیر ہوتے ہیں۔ دل بطور قیدی بھی استعمال ہوتا ہے جو نگاہِ یار کا اسیر بن جاتا ہے۔ دل ایک معصوم یا ضدی بچہ بھی ہے جو بے پناہ خواہشات کے لیے مچلتا اور تڑپتا ہے۔ اس کی معنویت ہمہ گیر ہے جس کی گہرائی کو سمجھنا اور پرکھنا مشکل امر ہے۔ حضرت نورالحسن نے اپنے کلام میں دل کی تمام پرتوں کو کھول کر بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اسے درست اور صحیح رکھنے کے لیے رہنمائی بھی کی ہے۔ دل کا استعارہ ان کے کلام میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ ان کے کلیات کا غائر مطالعہ کرنے سے قاری اس کی معنویت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

کلیاتِ خواجہ نورالحسن تارکؒ کا جامع، منظم اور روح پرور مجموعہ، حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی شیر محمد صاحب اویسی کی ایما پر منظر عام پر آیا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن 1956ء میں لاہور آرٹ پریس، انارکلی، لاہور سے چھپ کر چینڈ شریف سے شائع ہوا۔ اس نسخہ کی اشاعت کا اہتمام پیرزادہ محمد اسحٰق اویسی نے کیا۔ اگرچہ پہلا ایڈیشن نایاب ہے تاہم موجودہ نسخہ علمی، ادبی اور روحانی

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

اہمیت کے اعتبار سے بنیادی ماخذ ہے۔ حوالے کے لیے ہر شعر کے ساتھ قوسین میں کلیاتِ خواجہ نورالحسن تارکؒ کا صفحہ نمبر درج کر دیا گیا ہے تاکہ قارئین کو متعلقہ شعر کے اصل ماخذ تک رسائی میں دشواری نہ ہو۔

حضرت تارک علیہ رحمت کی شاعری میں ایسے اشعار خاص تعداد میں ہیں جن میں 'دل' کا لفظ کثرت سے استعمال ہوا۔ حضرت تارک نے دل کے استعارے میں مجاز، حقیقت اور اپنے عہد کے سماجی مسائل کو سمو کر بڑے کنائے پیدا کیے۔ کلیات خواجہ نورالحسن تارکؒ دل ایک استعارہ کے طور پر بھی نمایاں ہوا ہے اور کنائے کے حوالے سے بھی، دل مخاطب بھی ہے اور خطیب بھی، دل سوال بھی ہے اور جواب بھی، دل مجاز بھی ہے اور حقیقت آشنا بھی۔

حضرت خواجہ نورالحسن نے دل کا استعارہ بیان کرتے ہوئے حضور اقدس نبی اکرم ﷺ کی شان بیان کی ہے ۔ حضور ﷺ کی سب سے بہترین مدحت خود اللہ رب العزت کی ذات کرنے والی ہے جو اپنے فرشتوں کے ہمراہ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج رہا ہے۔ قرآن کریم میں بھی حضور ﷺ کا سراپا، ان کے اوصاف، ان کی تعریف بیان کی گئی ہے اور جس ذات کی تعریف اللہ تبارک وتعالیٰ خود کرنے والا ہو تو اس سے بڑھ کر کون کر سکتا ہے۔ خواجہ صاحب نے حضور ﷺ کے اوصافِ حمیدہ اور سراپا جو مجسم نور ہے، اسے بیان کرنے کے لیے قرآنی اصطلاحات استعمال کی ہیں۔ آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں تو سارا قرآن اتار دیا گیا۔ آپ ﷺ کا رخِ روشن، اس کی تجلی کائنات کا نور ہے۔ آپ ہی وجہ کون و مکاں ہیں۔ خواجہ صاحب قرآنی الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے بڑی عقیدت، محبت کے ساتھ آپ ﷺ کی خوب صورتی کو بیان کرتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ کہہ دو کہ ہم نے جب تیرا چہرہ مبارک دیکھا تو سورج کی مانند روشن اور تاباں ہیں۔ آپ ﷺ کی زلف مبارک رات کی مانند سیاہ ہے اور دل میں امت کے لیے رنج والم سے آزردہ دکھائی دیتا ہے۔

قُل اُذُنٌ کَن قَدۡ نَرٰی مُنہ متھاوَالضُّحیٰ بولے

زلف وَاللَّیۡل تے دل ہے قلۡبَک سینہ اَلَمۡ تھیں کھولے (٦)

کذب عربی زبان میں جھوٹ کو کہتے ہیں اور فواد کا لفظی معنی دل ہے۔ (٧) مَاکَذَبَ الفَوَاد کی اصطلاح قرآن میں استعمال ہوئی ہے۔ حضرت صاحب نے اس کا استعمال یہاں کچھ ایسے انداز میں کیا ہے کہ حضور ﷺ کی شانِ اقدس کو بیان کرنے کے لیے بڑی دلیل بن گیا ہے کہ جب آپ کی تجلی، آپ کا نور، رخ انور کی روشنی دیکھی تو دل نے اسے نہ جھٹلایا کیونکہ وہ حق ہے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

مَاکَذَبَ فوادنہ جھوٹا دِل دیکھوئس جداں تجلّٰی

اَنْقَضَ کندتے ہتھ اُس کھلّے تَبَسُّط کرے تسلّٰی (۸)

دل جس کے لیے عربی میں قلب کی اصطلاح مستعمل ہے، اس کے معنی الٹا ہوا کے بھی ہیں۔ دل چونکہ ایک جیسی حالت میں نہیں رہتا، اس کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ اس میں غم، غصہ، سختی، زیادتی، رنج و الم، خوشی و مسرت، خلوص و مروت، جھوٹ، دھوکہ اور دیگر کیفیات جنم لیتی ہیں۔ قرآن کریم میں دل کی کئی حالتوں کا ذکر آیا ہے جن میں دل کی سختی، دل کا پھر جانا، دل کی خرابی، دل کو زنگ لگ جانا، دل کی زیادتی وغیرہ شامل ہیں۔ سورۃ البقرہ آیت 74، المطففین آیت 14، البقرۃ آیت 283، آل عمران آیت 7، سورۃ یونس آیت 74 اور دیگر مقامات پر دل کی کیفیات کے بارے میں قرآنی احکامات درج ہیں۔ حدیثِ مبارکہ میں بھی پیشتر مقامات پر دل کی صفائی اور درستی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس کا درست اور تندرست رہنا انسان کی فلاح و بہبود کے لیے از حد ضروری ہے اور اس کی کنجی و کلید احکامِ الٰہی کو دل و جان سے قبول کرنے میں ہے۔ جب انسان اپنی انا، غرور و تکبر کے بت پاش پاش کر کے احکامِ خداوندی پر سر جھکا لیتا ہے تو وہ سراپا عجز بن جاتا ہے۔ اس کے تمام امور میں اللہ کی رضا شامل حال کرنے کی خواہش بیدار ہوتے ہے جو اسے کسی بھی حکم کی سرتابی سے روکنے کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ایسے ہی لوگ جو اللہ کے حکم کو دل سے سچا مان کر قبول کر لیتے ہیں وہ جنت کی ابدی راحتوں میں ہوتے ہیں لیکن جو لوگ احکامِ الٰہی سے منہ موڑتے ہیں، وہ دوزخ کا ایندھن بنتے ہیں۔

جہناں امر نہ منّیاں اوہ خالی دوزخ دے وسنیک میاں

نُور حسن حکم دلوں قبولیں مت لا چھوڑیں لیک میاں (۹)

دل، جس میں اچھائی، برائی تمام جذبے نمو پاتے ہیں، اس کو اگر اس کی خوراک یعنی ذکرِ الٰہی سے دور کر دیا جائے تو یہ دل گندگی اور آلائشوں سے تر ہو کر زنگ سے بڑھ جاتا ہے۔ اس کا زنگ دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کا ذکر اور اس کا ورد دل و دماغ میں جاری رکھا جائے۔ جس دل میں اللہ کی یاد بستی ہو اس کے دل کے گرد نور کا حصار بن جاتا ہے۔ اس لیے جب دل پراگندہ ہو تو صوفیا اللہ ہو کا نعرہ مستانہ وار لگاتے ہیں اور اس کی گندگی کو دھو ڈالتے ہیں۔ اسی کے بارے میں سوزاںؔ نے کہا تھا کہ

دھو سکے تو اپنے دل کا داغ دھو

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

شیخ، منہ کو ہر گھڑی دھوتا ہے کیا(۱۰)

دل ایک آئینے کی مانند ہے اگر اس میں نفرت و کدورت کا، حسد اور حسرت کا بیج بویا جائے گا تو اس کی چمک دمک دھندلا جائے گی۔ اس کو مجلی و مصفی رکھنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اسے یاد الٰہی سے منور کر دیا جائے۔ اسی کے بارے میں خواجہ صاحب فرماتے ہیں:

نام اللہ دے کر ہک پھیرا

دل زنگار ہٹائیں

دل زنگار ہٹائیں وے ہادیا

لگی نوں توڑ نبھائیں(۱۱)

دل کا استعارہ بمعنی محبت، حقیقی و مجازی دونوں پہلوؤں میں شاعری میں برتا جاتا ہے۔ کچھ شعرا کے ہاں مجاز کی پردے میں حقیقت کی بازگشت سنائی جاتی ہے جب یہ دل بیمارِ محبت ہو تو اس کے لیے اک نگہ یار ہی انمول متاع ٹھہرتی ہے۔ ایسا دل محبوب کی جدائی کے روگ میں وہ جوگ لے لیتا ہے کہ اس کو کسی پل راحت اور سکون کا نصیب نہیں ہو پاتا۔ دامِ محبت میں گرفتار دل محبوب کی تمنا لیے سر بازار اور کبھی سوئے دار جا پہنچتے ہیں۔ کیوں کہ ایسے دل کا قرار 'بوسہ قیمت ہے، توجہ کی نظر بیعانہ ہے'(۱۲) کی صورت میں ہی ممکن ہوتا ہے۔ ایسے دل میں صرف دیدارِ یار کا ہی شوق جاگزیں ہوتا ہے جس کے لیے وہ درِ محبوب کی گدائی بھی اختیار کر لینے سے گریز نہیں کرتا۔

دل وچ شوق مینوں ویکھن یار دا

بھالیاں ساریاں جائیں

بھالیاں ساریاں جائیں وے ہادیا

لگی نوں توڑ نبھائیں(۱۳)

جس دل میں وصال یار کی خواہش بسی ہو، وہ دل ہر طرح کے منفی جذبے سے پاک ہونا چاہیے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

کر دل دی صفائی

اوہنوں شوق ہے ملا پدا (۱۴)

محبوب کے ہجر و فرقت میں گرفتار دل کی اپنے محبوب سے بس ایک ہی التجا ہوتی ہے میرے دل کی حالتِ زار پر ذرا اپنے رحم و کرم کی دید کر، اس دلِ رنجور کی پریشاں حالی کا مداوا صرف تیری ہی توجہ کے باعث ممکن ہو سکتا ہے۔

نال کرم دے سن فریادنوں

حاصل کر میری دلدی مرادنوں (۱۵)

جس دل میں محبوب کی یاد کی تانگ لگ جائے وہ دل دنیا کی رونقوں اور خوشنمائیوں سے بے پرواہ بس محبوب کی یاد ہی میں مست و بے خود رہنا چاہتا ہے تاکہ وہ اپنے محبوب کی یاد میں مسرور رہے۔ اس یاد کا لطف و سرور پانے کے لیے اس کی یاد سے دل کو معمور کرنا لازم ٹھہرتا ہے۔ اس مضمون کو بہت سے شعرائے کرام نے حقیقت اور مجاز دونوں طرح سے نو بہ نو انداز میں بیان کیا ہے خواجہ صاحب کے ہاں تصوف کے مضامین پائے جاتے ہیں اور محبوب عشقِ حقیقی کا استعارہ ہے۔ ان کے نزدیک محبوب کا تو مرکز اور ٹھکانہ ہی دل ہے لیکن لازم ہے کہ اس دل کو اس کے رہنے کے قابل بنایا جائے۔ وہ تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے لیکن جب تک توجہ اور محنت و ریاضت سے اسے تلاش نہیں کیا جائے گا اس کو پایا نہیں جا سکتا۔

دلوچہ ویکھیں پیر دِتیاں متاں

ملسی سوہنا تاہیں

ملسی سوہنا تاہیں وے ہادیا

لگی نوں توڑ نبھائیں (۱۶)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

ش شاہ رگوں نیڑے پیندی دس اسانوں

کیوں چھپیا رہنائیں بھرم پا دلانوں (۱۷)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

جو یادِ حق کو دل میں بسانا چاہتے ہیں وہ دنیا کے تمام جھگڑوں جھمیلوں سے اپنے دل کو آزاد کر دیتے ہیں اور یکسو ہو کر اس ذات کی یاد کو دل میں سمو لیتے ہیں۔

جھیڑے ہوئے نے آزاد

اوہناں کیتا دل آباد(۱۸)

عشقِ حقیقی کی معراج کو بیان کرتے ہوئے خواجہ صاحب وحدانیت کے موضوع پر بھی گہری روشنی ڈالتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک ہے جو ہر جا موجود ہے۔ کوئی بھی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں۔ وہ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے (اِنَّ اللہ عَلٰی کُلِّ شیٔ قدِیر)۔ اسی کی جلوہ گری چار سو دکھائی دیتی ہے۔ کائنات کا ایک ذرہ بھی اس کی مرضی کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا۔ انسان تو کیا ہر ذی روح کا کوئی بھی عمل اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ دلوں میں پنپنے والے خیالات کو بھی جانتا ہے۔ دلوں کے تمام بھید تک سے واقف ہے۔ (اِنَّ اللہ عَلِیم بِذَاتِ الصَّدُور)۔ انسان دنیا کی نظروں سے او جھل تو ہو سکتا ہے، اس دنیا سے چھپ کر کوئی کام تو کر سکتا ہے لیکن کوئی بھی ایسی جگہ موجود نہیں ہے جہاں وہ اللہ سے چھپ کر کوئی عمل انجام دے سکے۔ اسی حقیقت کو خواجہ صاحب نے یوں بیان کیا ہے:

بھیت سبھ دلدے تیرے پچھاندا

کم تیرے لکویں کل جہاندا(۱۹)

حضرت نورالحسن کے کلام میں تصوف کے جہاں گہرے رموز بیان ہوئے ہیں وہیں فنا کا مضمون بھی بخوبی بیان کیا گیا ہے۔ اس دنیا میں انسان کچھ مہلت لے کر وارد ہوا ہے اور اس دار الامتحان میں اپنی مقررہ مدت پوری کر کے ابدی ٹھکانے کو روانہ ہو جائے گا۔ دنیا اور اس کی کل آسائشیں، سب یہیں دھری رہ جائیں گی۔ انسان کے ساتھ جو چیز روانہ ہو گی وہ اس کا اور اس کے مالکِ حقیقی کا تعلق اور اس تعلق و قرب کی بنیاد پر کیے گئے اعمال، یہی انسان کا اصل زادِ راہ ہے۔ یار دوست سنگی ساتھی سب اس دنیا کے ہمراہی ہیں۔ جیسے ہی یہاں سے کوچ کا نقارہ بجے گا، سب ساتھ چھوڑ جائیں گے۔ اس لیے خواجہ صاحب اپنے کلام کے ذریعے تلقین کرتے ہیں کہ انسان کے پاس سنہری موقع موجود ہے کہ وہ خدا کی یاد دل میں بسا کر اسے راضی کر لے۔ یہ زندگی چار دنوں کا میلہ ہے۔ یہاں کسی نے بھی سدا نہیں رہنا اس لیے جو پل، جو لمحے رب کو منانے کے لیے میسر آ گئے ہیں ان سے مستفید ہونا چاہیے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

یار پیارے ساتھی بیلی سبھ چھڈ آون گھر دے بہہ نہیں رہناں

اجہ ویلا چا دِل سبھناں تو چِت خدا ول دھر دے جگ بہہ نہیں رہنا(۲۰)

دل کی آرزو اور تمنا صرف اور صرف محبوب کا دیدار اور پیار ہوتی ہے۔ جب محبوب کی نگاہِ التفات نصیب ہو جائے، اس کی توجہ حاصل ہو جائے تو عاشق زار کے لیے یہی عید ہے۔ اس کی خوشی و رغبت اسی کیفیت میں پوشیدہ ہے کہ اسے محبوب کی توجہ نصیب ہو گئی ہے۔ اس کیفیت کے آگے دنیا جہاں کی خوشیاں اور راحتیں اس کے لیے ہیچ ہیں کیوں مریضِ عشق کی دوا صرف الفتِ دلدار ہے۔ دلِ حزیں کو قرار دیدارِ یار سے ہی نصیب ہوتا ہے۔ محبوب کو دیکھنا ایسے ہی ہے جیسے پورے جہاں کو دیکھ لیا کیوں کہ محبوب میں ہی تو عاشق کی کل کائنات بسی ہوتی ہے۔ رخِ دلدار کا دیدار اس کے لیے عید ہے جسے دیکھنے کے بعد کسی غیر کو دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

عید ناہیں ویکھناں ہر طرف نوں

عید ہے کر نظر دلدی طرف نوں

عید ناہیں ویکھناں اغیار دا

عید ہے مکھ ویکھنا دلدار دا(۲۱)

"دل" کا اصل مکین خود رب العلی ہے۔ دل کے آئینے میں صرف اسی ذات کا نور موجزن ہو سکتا ہے۔ جو دل اس کی رحمت کے نور سے منور ہو جاتا ہے تو وہ رحمان کا مسکن بن جاتا ہے۔ اس لیے اس کی دیکھ بھال سب سے زیادہ ضروری ہے۔

دل اپنے نوں جان

کعبہ خاص ہے رحمان(۲۲)

دل کی حفاظت کے بارے میں یوں فرماتے ہیں:

وچہ دل دے مکان

اندر بھالناں ضرور ہے(۲۳)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

اس گھر کو سجانے اور سنوارنے کے لیے غیر کے خیال کو بھی دل سے نکالنا ضروری ہے۔

مَن اپناں سمبھال

چھڈ غیر داخیال(۲۴)

دل کی ایک قسم قلبِ سلیم ہے۔ قلبِ سلیم سے مراد سلامت دل ہے جس میں کفر و شر اور دنیاوی مذموم خواہشات نہیں جنم لیتیں بلکہ اخلاص و تقویٰ اور خالق کی محبت سے معمور ہوتا ہے۔ یہ دل دنیا کی بے رغبتی، اور ذکر الٰہی سے نصیب ہوتا ہے۔ روزِ محشر وہی کامیاب ہو گا جو اللہ کے حضور قلبِ سلیم لے کر حاضر ہو گا۔(۲۵)

لیادل تو سلیم

کہیا رب ہے علیم(۲۶)

جس دل میں محبوب کی یاد اور چاہت بس جاتی ہے وہ دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتے ہوئے بھی دھیان صرف اسی ذات کے گرد ہوتا ہے۔ پنجابی کا مشہور محاورہ ہے "دل یار ول، ہتھ کار ول" کہ دنیا کے الجھنوں اور مصروفیت میں مشغول ہوتے ہوئے بھی دل محبوب کی یاد میں طواف کرتا رہتا ہے۔ خواجہ صاحب نے اسی حقیقت کو ایک شعر میں یوں برتا ہے:

دل یار ہتھ کار

وَل سکھ ہادی پیر توں(۲۷)

شریعتِ اسلام نے بھی دل کو خاص مقام دیا ہے کیوں کہ دل ہی انسان کی اصل ہے اس کی اصلاح درست بنیادوں پر کی جائے تو یہ قرار پا کر راہ نجات کا راہی بن جاتا ہے ورنہ گمراہ ہو کر ماندہ درگاہ ہو جاتا ہے۔ دل وہ قوت ہے جو بغیر آنکھوں کے دیکھنے اور بغیر کانوں کے سننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔(۲۸) دل ایک شعلہ ہے جو محبت میں جلے تو باطن روشن کر دیتی ہے اور اگر نفرت میں جلے تو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ اس لیے اس کو درست رکھنے اور اس کی صفائی و پاکیزگی پر زور دیا گیا ہے۔

دل کے حوالے سے خوب صورت لفظی تراکیب بھی کلیات میں موجود ہیں جو کلام کو زیادہ پر اثر بناتی ہیں اور خواجہ صاحب نے انھیں بڑی مہارت سے برتا ہے مثلاً دلبر، دل جانی، دلدار، دل بزرگ، دل کعبہ رب دا۔ خواجہ صاحب نے نو بہ نو انداز میں دل کی

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

تراکیب کو اپنے کلام میں پیش کیا ہے اور کہیں پر ان کے استعمال سے تصوف کے گہرے مضامین بھی پیش کیے ہیں۔ ذیل میں خواجہ نورالحسن کی برتی گئی تراکیبِ دل پر مشتمل اشعار درج کر کے ان کی معنوی تفہیم کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

ابنِ عباس روایت کیتی سن میرے دل جانی

تے اُنہاں دوہاں اُتے ہوئے اللہ دی نگہبانی (۲۹)

حضرت علی کہیا سُن حلیہ سوہنے اس دلبر دا

تے صورت سیرت اس دی واقف نہ کوئی ساتھوں پر دا (۳۰)

تصوف کے گہرے مضامین کو سمجھانے اور بیان کرنے کے ساتھ ساتھ خواجہ صاحب اصولِ زندگی کی گتھیاں بھی سلجھاتے ہیں اور ناصح کی طرح انداز طریق بتاتے ہیں کہ معاشی و سماجی معاملات کو بیان کرتے ہیں کہ معاملات زندگی میں مشاورت سے کام لینا چاہیے۔ اس کی اہمیت قرآن و حدیث سے بھی مسلّم ہے۔ (۳۱) خود رسول اللہ ﷺ بھی معاملات میں صحابہ کرام سے مشورہ فرماتے تھے۔ اس سے مقصود اعتماد دینا، حوصلہ افزائی کرنا اور امت کے لیے مثال قائم کرنا تھا۔ اسی بات کو خواجہ صاحب نے بڑے پر تاثیر انداز میں بیان کیا ہے:

پنجواں کریں صلاح پیاریاں جیہڑے نی دل جانی

مشورہ ہر کم اندر کرنا اللہ دی مہربانی (۳۲)

حضرت نورالحسن نے دل کی تراکیب میں دلبر اور دلبند کا بڑے خوب صورت طریقے سے استعمال کیا۔ نمونے کے اشعار درج ذیل ہیں:

پُتر تیرے نوں کتھے بیوے گیا

واسطے ملاقات دلبر اس کہیا (۳۳)

جے قبول کریں اس فرزند نوں

راضی ہو کے دیوناں دلبند نوں (۳۴)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

'دلبر' کی ترکیب کلام میں جابجا دکھائی دیتی ہے جو محبوب کے ساتھ دیوانہ وار الفت، چاہت، وارفتگی کو بیان کرتی ہے۔ 'دلبر' جو دل سے بے حد قریب اور عزیز ہے۔ اس دلبر جانی کی یاد سے دل کی دنیا آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے۔ جس کے ہونے سے دنیا حسین و جمیل نظر آتی ہے۔ اس ڈھولن ماہی کی یاد کے بغیر جینا دشوار نظر آتا ہے۔ اس پوری دنیا میں وہی جینے کا محرک ہی وہی رہ جاتا ہے جس کے گرد عاشق زار کی آرزوئیں تمنائیں رقص کرتی نظر آتی ہیں۔ اپنے محبوب یا دلبر جانی سے وچھوڑے کا احساس ہی جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ عاشق زار ہر گھڑی ہر دم کوچہء محبوب میں پروانہ وار دیوانہ وار گزارنا چاہتا ہے کیوں کہ اس دلبر جانی کی محبت و چاہت نے اسے دنیا کی یاد سے بیگانہ کر دیا ہے۔ جب عاشق کے گرد اس کے محبوب کی یاد حصار باندھ لیتی ہے تو وہ اس اسیری میں اتنا مطمئن و خوش و خرم دکھائی دیتا ہے کہ ان اَن دیکھی بیڑیوں میں خود کو دنیا کی دل گیری سے آزاد ہو جاتا ہے۔ خواجہ نورالحسن نے دلبر جانی کی محبت، چاہت، اس کے ہجر و فراق کی کیفیات تمام چیزوں کو بخوبی بیان کیا ہے:

ض ضامن میرا اوچہ دوہیں جہانی

تیرے باہجہ نہ کوئی سوہناں دلبر جانی(۳۵)

الف اِک وچھوڑا مینوں توں دلبر دا

لوکی طعنے دیندی ہر کوئی چاگھاں کردا(۳۶)

جِسدن داڈِٹھہ دلبر وہڑے

اُسدن دے مُکے جھگڑے تے جیڑے(۳۷)

آپ نے 'دلبر' کی ترکیب کا استعمال کرتے ہوئے ایک سی حرفی بھی تحریر کی جس کا عنوان 'دلبر' ہی رکھا۔ اس میں مختلف ذریعوں اور وسیلوں سے دلبر کو واسطہ دیا گیا ہے۔ ہر مصرعہ کے آخر میں 'او دلبر واسطہ ای' کا استعمال کیا گیا ہے۔(۳۸)(اس میں بیان کیے گئے موضوعات کے پیشِ نظر قارئین کے لیے ضمیمے میں شامل کیا گیا ہے۔)

حضرت نورالحسن نے اپنے کلام میں حضور ﷺ کے سب سے قریبی چار صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ جنہیں اصحابِ رسول ﷺ بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی جن کی زندگی کا محور و مرکز ہی حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس مبارک تھی۔ ان کا دل عشقِ مصطفی ﷺ سے لبریز تھا۔ ان کے اقوال و افعال حضور اکرم ﷺ کی سیرت کے تابع

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

نظر آتے تھے۔وہ ہر دم، ہر لمحہ اپنی جان آپ ﷺ پر نثار کرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔خواجہ صاحب اپنی شاعری میں ان چاروں اصحابِ رسول ﷺ کی فضیلت، عظمت ورفعت کو بیان کرتے ہیں کہ:

چار یار ہیگے دل جانی

علیؓ ابو بکرؓ عمرؓ عثمانیؓ(۳۹)

خواجہ نورالحسن کی شاعری میں تلمیحات کا استعمال بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔دلدار کی ترکیب کے ساتھ بنو نجار کے استعمال نے اس کی معنویت کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔قدیم عرب کا ایک مشہور یہودی قبیلہ بنو نجار تھا جس کی پہچان اس کی مردم خیزی کے باعث تھی۔اس قبیلے میں بہت سے عظیم اور جری سپاہی تھے جو اسلام لانے کے بعد اس کی طاقت میں اضافے کے باعث بنے۔

لگیاں تاہنگاں اس دلدار دیاں

اساں کڑیاں بنی نجار دیاں (۴۰)

دل کہنے کو تو گوشت کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے لیکن اس کے اسرار ورموز کو سمجھنا از حد دشوار ہے کیوں کہ اس کی بہت سی حالتیں اور کیفیات ہیں۔یہی عقل وعشق،، عرفان ووجدان کا منبع بھی ہے اور یہی دل سزاوارِ نار بھی قرار پاتا ہے۔اس کی توضیح و تشریح کے لیے خواجہ نوار الحسن صاحب نے جو اصطلاحات اور کیفیات بیان کی ہیں انہیں درج کرنے کے لیے بسیط مقالہ درکار ہے ۔خواجہ صاحب کی تعلیمات بھی شریعت کت بتائے ہوئے اصولوں کے عین مطابق ہیں جس سے یہ امر واضح ہے کہ دل ہی انسان کی اصل ہے۔اگر انسانی جسم کا یہ حصہ درست ہو تو سارے کا سارا بدن، انسان کے اعمال، افعال، اقوال سب صحیح سمت پاتے ہیں اور اگر یہی بھٹک جائے اور شکوک وشبہات کا شکار ہو جائے تو انسان ضلال مبین میں پڑ جاتا ہے۔اسی لیے صوفیا اور اولیا کرام عظام نے دل کی صفائی اور درستگی پر بہت زور دیا ہے۔یہی تعلیمات خواجہ صاحب کے کلیات میں دل کے حوالے سے دیے گئے اشعار میں نو بہ نو انداز میں بیان کی گئی ہیں۔آپ کی ادبی ودینی کاوشیں بہت زیادہ ہیں جنہیں پڑھنے اور سمجھنے کی از حد ضرورت ہے کیوں کہ اس میں ہر دور کے لوگوں کے لیے رہنمائی موجود ہے۔آپ نے حضرت اویس قرنی کے اقوال کی شرح بھی لکھی اور آپ کا سب سے بڑا شاہکار عربی زبان میں لکھی گئی تفسیر نورالواعظین ہے۔اس مخطوطہ پر پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی بھی ہو چکی ہے۔آپ کے کلیات

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

میں عارفانہ مضامین بڑے سہل اور پر اثر انداز میں سمجھائے گئے ہیں جو پڑھنے والوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ دل کے حوالے سے اور بہت سے اشعار موجود ہیں جس میں دل کی مختلف پرتوں کو کھولا گیا ہے جن کی شرح بسیط مقالے کی متقاضی ہے۔

حوالہ جات

1۔ حضرت خواجہ نورالحسن اویسی تارک، خواجہ نورالزماں اویسی، مشمولہ نوائے وقت، 20 فروری، 2015

2۔ القرآن، سورۃ الرعد، آیت: 28

3۔ سید احمد دہلوی، مولوی، فرہنگ آصفیہ، لاہور: اردو سائنس بورڈ، طبع ششم، 2010ء، ص: 254

4۔ محمد ارشد اویسی، ڈاکٹر، ترتیب و تہذیب: خواجہ میر درد اور آئینۂ دل، اسلام آباد: ادارہ فروغِ قومی زبان، طبع اوّل، 2026ء، ص: 15

5۔ محمد بن اسماعیل بخاری امام، صحیح بخاری، کراچی: مکتبہ غوثیہ، 2014ء، ص: 106

6۔۔ نورالحسن اویسی تارک، خواجہ، کلیات خواجہ نورالحسن اویسی تارک، آستانہ عالیہ چینڈپور شریف، لاہور: لاہور آرٹ پریس، بار دوئم، جولائی 1965ء، ص: 13

7۔ فیروزالدین، مولوی، فیروزاللغات اردو، لاہور: فیروز سنز، 2007، ص: 561

8۔۔ نورالحسن اویسی تارک، خواجہ، کلیات خواجہ نورالحسن اویسی تارک، ص: 13

9۔ ایضاً، ص: 62

10۔ مالک رام دہلوی، تلامذہ غالب، لاہور، گلوب پبلشرز، 1858، ص: 153

11۔۔ نورالحسن اویسی تارک، خواجہ، کلیات خواجہ نورالحسن اویسی تارک، ص: 88

12۔ حیدر علی آتش، خواجہ، کلیاتِ آتش، لاہور: مجلس ترقی ادب، اشاعت دوم، 2008، ص: 404

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

13۔۔نورالحسن اویسی تارک،خواجہ،کلیات خواجہ نورالحسن اویسی تارک،ص:89

14۔ایضاً،ص:110

15۔ایضاً،ص:90

16۔ایضاً،ص:90

17۔ایضاً،ص:64

18۔ایضاً،ص:111

19۔ایضاً،ص:113

20۔ایضاً،ص:128

21۔ایضاً،ص:35

22۔ایضاً،ص:116

23۔ایضاً،ص:116

24۔ایضاً،ص:117

25۔القرآن،سورۃالشعرا،آیت:88،89

26۔۔نورالحسن اویسی تارک،خواجہ،کلیات خواجہ نورالحسن اویسی تارک،ص:116

27۔ایضاً،ص:117

28۔خدیجہ اکرم،اردو شاعری میں 'قلب 'کا استعارہ،تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ، مملوکہ شعبہ اردو ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی،فیصل آباد،2022

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

29۔ نورالحسن اویسی تارک، خواجہ، کلیات خواجہ نورالحسن اویسی تارک، آستانہ عالیہ چینڈپور شریف، لاہور: لاہور آرٹ پریس، بار دوئم، جولائی1965ء، ص:4

30۔ ایضاً، ص:7

31۔ وَشَاوِرھُم فِي الاَمرِ فَاِذَا عَزَمتَ فَتَوَکّل عَلَی اللہ، (القرآن: سورۃ آل عمران:159

32۔۔ نورالحسن اویسی تارک، خواجہ، کلیات خواجہ نورالحسن اویسی تارک، ص:22

33۔ ایضاً، ص:38

34۔ ایضاً، ص:39

35۔ ایضاً، ص:64

36۔ ایضاً، ص:66

37۔ ایضاً، ص:89

38۔ ایضاً، ص:49تا56

39۔ ایضاً، ص:138

40۔ ایضاً، ص:144

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

ضمیمہ

دلبر

سی حرفی

الف اگ لگی تیرے ہجر والی پانی پاویں او دلبر او اسطہ ای
دنے پچھاں پاندی راتیں گناں تارے جھب آویں او دلبر او اسطہ ئی
گل پلڑا تے منہ گھاہ میرے نہ ستاویں او دلبر او اسطہ ئی
نور حسن دے بیڑے دی لج تینوں کدھی لاویں او دلبر او اسطہ ئی
ب بُت تڑ فدا ملن کارن روح ٹھاریں او دلبر او اسطہ ئی
تساں نال نہ ساڈڑا وَیر کوئی گل کھاریں او دلبر او اسطہ ئی
کیتے قول قرار تے ثابت رہناں نہ توں ہاریں او دلبر او اسطہ ئی
نُور حسن غریب دل خیال رکھیں ناوساریں او دلبر او اسطہ ئی
ت تُدھ جیہا ناہیں ہور کوئی اندر جگ او دلبر او اسطہ ئی
تیرے عشق قصائی نے پھُوک دِتی ڈاہڈی اگ او دلبر او اسطہ ئی
ویکھے باہجہ آرام تے چین ناہیں تھکی وگ او دلبر او اسطہ ئی
نُور حسن دی دوہاں جہاناں اندر رکھیں پگ او دلبر او اسطہ ئی
ث ثابتی نال قبول کیتا ناتوں چھوڑیں او دلبر او اسطہ ئی
اساں آوناں نِت دربار اُتے ناتوں ہوڑیں او دلبر او اسطہ ئی
کُتے نفس شیطان خوار کیتا اُنہاں موڑیں او دلبر او اسطہ ئی
نور حسن دی پِیت وچہ ول پیا ہتھوں جوڑیں او دلبر او اسطہ ئی
ج جال آئی ساڈی نال غماں کریں کاری او دلبر او اسطہ ئی
توہیں ہیں طبیب حبیب میرا جان واری او دلبر او اسطہ ئی
تیر امہناں دیندے سانوں بھین بھائی خلقت ساری او دلبر او اسطہ ئی
نُور حسن یتیم دا پیر سوہنا حضرت قاری او دلبر او اسطہ ئی
ح حکم تساڈڑے نال دسے سارا لوک او دلبر او اسطہ ئی
کھلی راہ اُڈیکدی وچہ ویہڑے لیاویں جھوک او دلبر او اسطہ ئی
کیتی سیج تیار ہے تُدھ کارن نا کوئی روک او دلبر او اسطہ ئی
نور حسن ویکھے جیکر سجناں نوں پھٹے سوک او دلبر او اسطہ ئی
خ خام نہ عشق نوں جاندے نے دسیں وَل او دلبر او اسطہ ئی
عشق رنگدا اجُسّیاں گندیاں نوں جویں کھل او دلبر او اسطہ ئی
تیرے پریم دے اندر سینیاندے پیندی سَل او دلبر او اسطہ ئی
نور حسن دی عرض قبول ہووے اَج کل او دلبر او اسطہ ئی
د دُکھ میرے سب سُکھ ہووں جاویں آ او دلبر او اسطہ ئی
نَحُنُ آکھ کے گھُنڈ کیوں کڈھیائی مونہ ویکھا او دلبر او اسطہ ئی
ایہا سِک ہے دلدے وچہ میںنوں ڈاہڈ ہا چا او دلبر او اسطہ ئی
نور حسن دی سِکدی جان بہتی گل لا او دلبر او اسطہ ئی
ذ ذات تیری جیہا نہ ہور کوئی تُوہیں پاک او دلبر او اسطہ ئی
دمان باہجہ غلام مَیں ہو چکی تیری چاک او دلبر او اسطہ ئی
بہت عطر عمیر کستوریاں تھیں تیری خاک او دلبر او اسطہ ئی
نُور حسن دی عاجزی تُدھ اگے دردناک او دلبر او اسطہ ئی
ر راہ اُڈیکدی تھک پیاں آویں اج او دلبر او اسطہ ئی
بہکے کول اساڈے کریں ہس گلاں جانو اج او دلبر او اسطہ ئی
اساں کوہجیاں اوگن ہاریاندی پالیں لج او دلبر او اسطہ ئی
نور حسن ویکھے جیکر پیاریاں نوں ہووے حج او دلبر او اسطہ ئی
ز زور نہیں کوئی عاجز اندا گل من او دلبر او اسطہ ئی
ہووے خاص یقین توحید اُتے جاوے ظن او دلبر او اسطہ ئی
تیرا ویکھ جمال نہال تھیواں جیویں چن او دلبر او اسطہ ئی
پادے تدھ نوں واسطہ نِت پیا نُور حسن او دلبر او اسطہ ئی

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

س سوال میرا چا بحال کرو ایہا چا او دلبر اواسطہ ئی
پہلوں لا کے دوستی چھوڑ بیٹھوں بے پرواہ او دلبر اواسطہ ئی
تُساں ڈاڈھیاں نے اساں لِسّیاں دی کیہی کھا او دلبر اواسطہ ئی
نُور حسن نہ چھوڑ کے جاوسی گا تیرا راہ او دلبر اواسطہ ئی

ش شرم تینوں اساں عاجزاں دی شرمسار او دلبر اواسطہ ئی
دلو چہ ہے سِک ہمیش مینوں دِہ دیدار او دلبر اواسطہ ئی
میرے وِچ قصور حضور آئی اوگنہار او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن کیتی توبہ اوگناں توں استغفار او دلبر اواسطہ ئی

ص صبر نہ آوندا باجہ ڈِٹھے تیری شکل او دلبر اواسطہ ئی
سچا عشق تیرا دُوجے سب جھوٹھے بنی نقل او دلبر اواسطہ ئی
تیرے عشق کھویا سارا ہوش میرا نالے عقل او دلبر اواسطہ ئی
نُور حسن نوں پیاس ہے ویکھنے دی گیا بکل او دلبر اواسطہ ئی

ض ضرب لگی تیرے عشق والی لئیں خبر او دلبر اواسطہ ئی
میرے پھٹ اوتے کوئی سٹ دارو بہنّیں جبر او دلبر اواسطہ ئی
نہیں ہور چارا سُنی دلدار باجھوں صبر او دلبر اواسطہ ئی
ہووے مہر تیری نور حسن اُتے روشن قبر او دلبر اواسطہ ئی

ط طلب تساڈڑی وچہ جیواں مراں پک او دلبر اواسطہ ئی
ظالم عشق تیرا آیا گھت گھیرا گیا اِک او دلبر اواسطہ ئی
تیری ذات صفات صحیح ہووے جاوے شک او دلبر اواسطہ ئی
نُور حسن نہ قدم ہٹاوسی گا بدھا لک او دلبر اواسطہ ئی

ظ ظاہر باطن نالے اوّل آخر توہیں ڈھول او دلبر اواسطہ ئی
بخشو اوگناں میریاں ساریاں نوں نہ توں پھول او دلبر اواسطہ ئی
کیا کیتا حجاب غریب کولوں گھُنڈ کھول او دلبر اواسطہ ئی
نُور حسن دی ایہہ مراد سایاں وسّو کول او دلبر اواسطہ ئی

ع عرض قبول چا کرو میری نا کر رَد او دلبر اواسطہ ئی
تیرا عشق آیا ہوش عقل میرا گیا لَد او دلبر اواسطہ ئی
اساں جاتا رحیم غفور تینوں آکھاں تد او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن دے نال چا کرو کاراد سّو کد او دلبر اواسطہ ئی

غ غافل ہوئی گذرے دن بہتے کر ہوشیار او دلبر اواسطہ ئی
رکھیں ڈھک گناہاں چا میریا نوں توں ستار او دلبر اواسطہ ئی
میرے نال دیاں لنگھ پار گیاں میں اورار او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن دے بخش گناہ سارے توں غفار او دلبر اواسطہ ئی

ف فوج چڑھی تیرے برہوں والی گئی لُٹ او دلبر اواسطہ ئی
دعوے انفس شیطان پلید والا جاوے ٹُٹ او دلبر اواسطہ ئی
رہی جرأت نہ میں غریب اندر گئی ہُٹ او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن دی عرض ہمیش ایہا ہووے جُٹ او دلبر اواسطہ ئی

ق قائم رکھیں پہلے دوستی نوں نہ وسارا او دلبر اواسطہ ئی
عشق تیرے کیتا چُور مینوں ہُن نہ مار او دلبر اواسطہ ئی
سانوں کڈھ دیسوں پردیس آندا نہ توں ہار او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن دا پُور تیار ہویا پار اُتار او دلبر اواسطہ ئی

ک کُن تھیں اگے میں آہی تیری کریں یاد او دلبر اواسطہ ئی
اچھے کم تھیں سانوں ہٹا لیندا کروا او دلبر اواسطہ ئی
پہلے روز دا ہے شیطان دشمن نامراد او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن دے اوتے چا کرم کرناں ہویا باوا او دلبر اواسطہ ئی

ل لا سنگار تیار ہوئی بیٹھی پھب او دلبر اواسطہ ئی
تیرے نال قوت ایسے نفس تائیں دیواں کھب او دلبر اواسطہ ئی
نگاہ نال ویکھیں میرے سوہجہ تائیں آویں جھب او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن لذت دُنیا وچہ پھاتھا ہٹی لب او دلبر اواسطہ ئی

م مدت ہوئی مینوں سہکدینوں لائی دیر او دلبر اواسطہ ئی
سانوں دے ویکھالیاں لنگ گئیوں آویں پھیر او دلبر اواسطہ ئی

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

پیار غماندے مار کے چُور کیتا ہوئی زیر او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن بیچارے نوں عشق تیرے لیا گھیر او دلبر اواسطہ ئی

ن نِت منگاں میں دیدار تیرا کریں کرم او دلبر اواسطہ ئی
کھُلے راہ توحید دا اساں اُتے جاویں بھرم او دلبر اواسطہ ئی

اساں بندیاں اوگنہاریاں دی تینوں شرم او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن دے دل تے مہر کرنی ہووے نرم او دلبر اواسطہ ئی

ووگ گئیوں دل ٹھگ میرا توں قدیر او دلبر اواسطہ ئی
تیرے ویکھنے دی سانوں بھکھ رہندی کی تقصیر او دلبر اواسطہ ئی

عشق غالب تیرے کیتا آن ڈیرا کی تدبیر او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن کنگال دا حال ویکھیں ہے فقیر او دلبر اواسطہ ئی

ھ ہور نہیں کائی خواہش مینوں تیری تاہنگ او دلبر اواسطہ ئی
برہوں تیرے نے اندر سینیاندے لائی سانگ او دلبر اواسطہ ئی

نِت تیرے دربار تے پیا کرداعاجز چانگ او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن دے گھر وچہ قدم رکھیں ہک اولانگ او دلبر اواسطہ ئی

لام لیکھ ساڈے چنگے لکھ سایاں مندے دھو او دلبر اواسطہ ئی
تیری لِکھی نہ مُڑدی کسے کولوں جاندی ہو او دلبر اواسطہ ئی

ہتھ بنھ کے کرے سوال تینوں نالے رو او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن دی دوہاں جہاناں اندر رکھیں لو او دلبر اواسطہ ئی

الف آسرا تیرا میں رکھ بیٹھی توں پچھان او دلبر اواسطہ ئی
میرا جی جامہ تیرے نام کولوں قربان او دلبر اواسطہ ئی

لاویں نال سینے ہکووار سایاں میں نادان او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن دے کھیت دی خبر رکھیں نگاہ بان او دلبر اواسطہ ئی

ی یاد کریں پہلے روز والی پکی گل او دلبر اواسطہ ئی
پاواں نام دا واسطہ تُدھ اگے گئی جل او دلبر اواسطہ ئی

ملیں اکواری میری جان ٹھاریں لگے پل او دلبر اواسطہ ئی
نور حسن تیار ہے نال تیرے لئی چل او دلبر اواسطہ ئی